Digitized by Khilafat Library Rabwah

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دختر نیک اختر اللہ تعالیٰ کے متعدد نشانات کی مظہر جماعت کی جلیل القدر بزرگ ہستی

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رحلت فرما گئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

نماز جنازہ آج چھ بجے شام مقبرہ بہشتی ربوہ کے وسیع و عریض احاطہ میں ادا کی جائیگی

نہایت افسوس اور غم واندوہ کے ساتھ احباب جماعت تک یہ الم ناک اطلاع پہنچائی جاتی ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دختر نیک اختر، اللہ تعالیٰ کے متعدد و خاص نشانات کی مظہر، حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہمشیرہ، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پھوپھی جان و خوشدامن اور جماعت احمدیہ کی نہایت جلیل القدر بزرگ ہستی حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ ایک لمبے عرصہ تک بیمار رہنے کے بعد اسّی سال کی عمر میں ۲۲، ۲۳ ہجرت ۱۳۵۶ ہش مطابق ۲۲، ۲۳ مئی ۱۹۷۷ء کی درمیانی شب کو بارہ بجکر پانچ منٹ پر اس جہانِ فانی سے رحلت فرما کر اپنے رفیق اعلیٰ سے جا ملیں، اناللہ وانا الیہ راجعون۔ نماز جنازہ آج ۲۳ مئی بروز دوشنبہ ۶ بجے شام مقبرہ بہشتی ربوہ کے وسیع و عریض احاطہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پڑھائیں گے، انشاء اللہ تعالیٰ۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ ۲ مارچ ۱۸۹۷ء بمطابق ۲۷ رمضان المبارک ۱۳۱۴ھ کو سیدۃ النساء حضرت امّاں جان نصرت جہاں بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطنِ مبارک سے پیدا ہوئیں۔ آپ کی ولادت سے قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً اللہ تعالیٰ نے یہ بشارت دی کہ تُنَشَّأُ فِی الْحِلْیَۃِ (حقیقۃ الوحی طبع اوّل صـ۲۱۷) یعنی یہ دختر نیک اختر زیورات میں نشوونما پائے گی۔ حضور علیہ السلام نے اس کی تشریح کرتے ہوئے پیشگوئی کے رنگ میں یہ رقم فرمایا کہ میری یہ بیٹی نہ خوردسالی میں فوت ہوگی اور نہ ہی یہ کبھی تنگی کا زمانہ دیکھے گی چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ پھر ۱۹۰۱ء میں حضور علیہ السلام کو یہ الہام ہوا "نواب مبارکہ بیگم" (الحکم ۳۰ نومبر ۱۹۰۱ء صـ۳) انہی الہامات اور بعض دیگر رؤیا کی بناء پر حضور علیہ السلام نے اپنے صاحبزادگان حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ، حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ اور حضرت سیدہ مرحومہؓ کی آمین کی تقریب پر اپنے منظوم کلام میں خصوصیت کے ساتھ آپ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

اور ان کے ساتھ کی ہے اک دختر ❊ ہے کچھ کم پانچ کی وہ نیک اختر
کلام اللہ کو پڑھتی ہے فرفر ❊ خدا کا فضل اور رحمت سراسر
ہوا اک خواب میں مجھ پر یہ اظہر ❊ کہ اس کو بھی ملے گا بخت برتر
لقب عزت کا پاوے وہ مقرر ❊ یہی روز ازل سے ہے مقدر

چنانچہ اس خدائی بشارت کے عین مطابق آپ کی شادی ریاست مالیر کوٹلہ کے رئیس اعظم اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک نہایت درجہ مخلص اور فدائی مرید محبۃ اللہ حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ طے پائی۔ ۱۷ فروری ۱۹۰۸ء کو آپ کی تقریب نکاح عمل میں آئی۔ خطبہ نکاح خلیفۃ المسیح الاوّل حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ نے پڑھا۔ تقریب رخصتانہ ۱۴ مارچ ۱۹۰۹ء کو عمل میں آئی اور اس طرح خدائی الہام "نواب مبارکہ بیگم" لفظ بلفظ پورا ہوا۔

حضرت سیدہ مرحومہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سلسلہ عالیہ احمدیہ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک زمانہ کے متعلق اور بالخصوص حضور کی پاکیزہ گھریلو زندگی کے بارے میں بہت سی نہایت قیمتی روایات کی امین تھیں یہی وجہ ہے کہ ذکرِ حبیبؑ کے محبوب موضوع پر آپ نے جو گرانقدر مضامین لکھے یا خطاب فرمائے وہ خاص شان اور عظمت کے حامل ہیں اور سلسلہ کے لٹریچر میں ہمیشہ یاد رہیں گے۔

(باقی صـ۶ پر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون ۲۲۹
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
یومیہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily ALFAZL RABWAH
فی پرچہ ۳۰ پیسے
جلد ۶۶ / ۳۱ | ۴ جمادی الثانی ۱۳۹۷ھ ۲۳ ہجرت ۱۳۵۶ ہش ۲۳ مئی ۱۹۷۷ء | نمبر ۱۱۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۳ر ہجرت ۱۳۵۶ ہش

۲۳ر مئی ۱۹۷۷ء

آیۃ اللہ کا درجہ رکھنے والی

مقدس و بابرکت ہستی کا المناک سانحۂ ارتحال

یہ امر ہم سب کے لئے ازحد غم واندوہ اور درد و الم کا موجب ہے کہ سلسلۂ احمدیہ کی وہ مقدس و مبارک، سراپا رحمت اور جلیل القدر بزرگ ہستی جو اس زمانہ میں عظیم الشان خدائی نشانوں کا مظہر تھی، جو حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے زندہ و درخشندہ ثبوتوں میں سے ایک اہم بالشان ثبوت تھی، جو متعدد آسمانی بشارتوں کی مورد و مصداق اور جس کی مقدس و مطہر طویل زندگی ان بشارتوں کے پورا ہونے کی آئینہ دار تھی۔ جس کی مقدس ولادت خدائی بشارت کے ماتحت معرض ظہور میں آئی، جس نے خدائی بشارت کے مطابق ہی طویل زندگی پائی اور پھر خدائی بشارت کے عین مطابق ہی جس نے اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی فضلوں، رحمتوں اور برکتوں کے درمیان زندگی گزاری۔ جو اپنی مقبول دعاؤں اور پوری جماعت پر اپنے ان گنت احسانوں کی وجہ سے کرۂ ارض پر پھیلی ہوئی جماعت ہائے احمدیہ کے لاکھوں لاکھ افراد کے لئے خدائی افضال کے حصول کا ایک وسیلہ اور ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ایک بہت بڑی ڈھارس تھی اور جس کے رؤیا و کشوف روزِ روشن کی طرح پورے ہو کر افرادِ جماعت کے لئے تقویتِ ایمان اور ازدیادِ عرفان و ایقان کا موجب بنتے تھے۔ خدائی مقدرات کے ماتحت آج ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گئی ——— ہماری مراد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آیۃ اللہ کا درجہ رکھنے والی، جنابِ الٰہی سے عزت کا لقب پانے والی اور منجانب اللہ سراپا فضل اور رحمت قرار دی جانے والی دخترِ نیک اختر حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سانحۂ ارتحال سے ہے جو خدائی مشیت کے ماتحت ۲۲ اور ۲۳ر مئی ۱۹۷۷ء کی درمیانی شب بارہ بجکر ۵ منٹ پر بروز دوشنبہ وقوع میں آیا اور جس کی وجہ سے جماعت احمدیہ کے افراد میں قدرتی طور پر غم و اندوہ اور حزن و ملال کی لہر دوڑ گئی اور جملہ احمدی احباب، کیا مرد کیا عورتیں اور کیا بچے سب ہی سراپا درد بن کر آپ کے درجات بلند ہونے اور قرب کے اعلیٰ مقامات عطا ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں میں مصروف ہو گئے۔ وہ کیوں نہ غم واندوہ میں ڈوب کر حضرت سیّدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بلندیٔ درجات کے لئے دعائیں کریں جبکہ ان میں سے ہر ایک ان کی شبانہ روز دعاؤں اور بے انداز شفقتوں اور نوازشوں کی وجہ سے ازحد گراں بارِ احسان ہے اور آج آپ کے ان احسانوں اور شفقتوں کو یاد کر کے مجسّم دعا بنا ہوا ہے۔

حضرت سیّدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بلند روحانی علمی اور ادبی مقام آپ کے بے انداز فیوض و برکات اور احسانات کا تذکرہ بہت تفصیل کا متقاضی ہے۔ جسے ہم آئندہ وقت پر اُٹھا رکھتے ہیں۔ لیکن اس عظیم جماعتی سانحہ کے موقع پر ہم احباب جماعت کو ان کی اہم دینی اور جماعتی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلانے کی غرض سے سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بعض اہم ارشادات قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ جو حضور ایدہ اللہ نے ۱۹۶۳ء میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دردانگیز سانحۂ ارتحال کے موقع پر صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی حیثیت سے فرمائے تھے۔ موجودہ نہایت المناک جماعتی صدمہ کے موقع پر حضور ایدہ اللہ کے یہ ارشادات ہمارے لئے مشعلِ راہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں:۔

(۱) "مومن صدمہ اور غم کے وقت گھبراتے یا پریشان نہیں ہوتے بلکہ ان کے دل مطمئن ہوتے ہیں کہ جو کچھ بھی ہو رہا ہے خدا کی مرضی اور ارادہ سے ہی ہو رہا ہے اور بالآخر اسی میں ہماری بہتری کا سامان مضمر ہے اس لئے وہ ہر حال میں الحمد للہ کہتے ہیں اور انجام کار بہتری اور بھلائی اور فلاح و نجاح کے امیدوار رہتے ہیں اور اُسی کی طرف رجوع کر کے دعاؤں میں مصروف ہو جاتے ہیں کہ خدا اپنے فضل سے اس صدمہ یا مصیبت کو دور کر کے ان کے لئے فضل اور رحمت، امن اور سکون، ترقی اور خوشحالی کی گھڑیاں بھیج دے۔

مومن ہر حال میں جنت میں ہی ہوتا ہے اور ہر دم اور ہر آن للّٰہیت کا ہی نعرہ لگاتا ہے۔ وہ اس جہان میں بھی جنت میں ہوتا ہے اور اگلے جہان میں بھی اُسے جنت ہی ملتی ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ چونکہ یہ دنیا دار الابتلاء ہے اس لئے اللہ تعالیٰ مومنوں کو کہتا ہے کہ اس دُنیا میں ہم تمہیں جنت کی جھلک دکھاتے ہیں اس میں راحت و آرام کے ساتھ کچھ ٹیسیں بھی ہوں گی اور کچھ درد کی کسک بھی لیکن تمہارا کام یہ ہے کہ تم ان عارضی ٹیسوں اور درد کی کسک میں بھی للّٰہیت کا نعرہ بلند کرو اور کہو کہ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ؕ یعنی ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تمہیں اگلے جہان میں ایسی جنت ملے گی جس میں کوئی دُکھ، کوئی درد اور کوئی ٹیس نہیں ہوگی اور یہی وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ کا مطلب ہے۔ إِنَّا لِلّٰهِ سے مراد یہ ہے کہ مومن کبھی دل برداشتہ اور مایوس نہیں ہوتا بلکہ صدمہ دُکھ اور مصیبت کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک عارضی امتحان تصور کر کے اُس پر صبر کرتا ہے اور اپنی ذمہ داریوں کو پوری مستعدی کے ساتھ ادا کرنے کے کامیابی کے لئے خدا ہی کی طرف رجوع کرتا اور اُسی سے امداد کا طالب ہوتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں نہ صرف اس دنیا میں صدمہ، دکھ اور مصیبت کی گھڑیاں ٹل جاتی ہیں بلکہ اگلے جہان میں بھی وہ کبھی نہ ختم ہونے والے سُکھ چین اور امن و آسائش کا حقدار بن جاتا ہے۔

(۲) "سو إِنَّا لِلّٰهِ کا مطلب یہ ہے کہ اس کی رُو سے ہم اپنے رب سے یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم اپنے عمل سے یہ ثابت کریں گے کہ ہم اللہ ہی کے لئے ہیں۔ ہمارا حال، ہمارا مستقبل، ہمارا ماحول یعنی یہ پوری کائنات اور اس کی ہر چیز خدا ہی کی پیدا کردہ ہے اور وہی اس کا مالک ہے جب وہ ہمیں کچھ دے گا تو ہم اس کی حمد کرتے ہوئے اس سے فائدہ اٹھائیں گے اور اگر وہ اس چیز کو واپس لے لے گا تو بھی ہم اس کی رضا پر راضی رہیں گے کیونکہ یہ ہمارا ایمان ہے کہ وہ اس عارضی آزمائش کے بعد ہم پر اپنی رحمت اور فضل کا سایہ رکھے گا۔"

(۳) "سو جب صدمہ اور مصیبت کے وقت میں خدا نے ہم سے یہ چاہا ہے کہ ہم نہ صرف زبان سے إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ کہیں بلکہ اپنے عمل سے بھی اس کا ثبوت دیں، ہمارا فرض ہے کہ صدمہ اور غم واندوہ کے موجودہ وقت میں جبکہ ہماری ایک نہایت محبوب اور واجب الاحترام ہستی ہم سے جدا ہو گئی ہے۔ ہم نہ صرف زبان سے بلکہ اپنے عمل سے إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ؕ کہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے ہوئے خوب دعائیں کریں کہ وہ ہماری حفاظت فرمائے اور پہلے سے بھی بڑھ کر قربانیوں اور دین کی خاطر جان فشانیوں کی توفیق سے نوازے اور پھر اپنی ذمہ داریوں کو جن میں پہلے کی نسبت اور زیادہ اضافہ ہو گیا ہے۔ کما حقہٗ ادا کرنے میں ہمہ تن مصروف ہو جائیں۔"

(ماہنامہ "انصار اللہ" ستمبر ۱۹۶۳ء)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں صدمہ اور غم واندوہ کے موجودہ وقت میں قرآنی تعلیم کی روشنی میں صحیح راہِ عمل اختیار کرنے کی توفیق دے تا کہ ہم دین کی خاطر پہلے سے بھی بڑھ کر قربانیاں کرنے اور اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے والے ثابت ہوں۔ آمین!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقت کا تقاضا ــــ تین اہم دعائیں

(مکرم نذیر احمد صاحب خادم ۔ گوٹھ مولوی عبدالسلام عمر۔ ضلع نواب شاہ)

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ہرگز ظلم نہیں کرتا۔ وہ تو بے حد مہربان اور رحمٰن و منّان ذات ہے ۔ رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ (الاعراف ع۱۹) یعنی "میری رحمت نے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے"۔ یہ اُس کا اعلان ہے اور اُس نے رحمت کرنا اپنا فرض کر رکھا ہے۔

فسق و فجور، نافرمانی اور گناہ کی وجہ سے اپنے پر ظلم کرنے والے بندوں کو یہ خوشخبری سُناتا ہے کہ وہ رحمتِ حق سے نا اُمید نہ ہوں۔ ہر وہ شخص جو صدق دل سے توبہ کر کے عاجزانہ و مضطربانہ خدا کے حضور دعا مانگتا ہے وہ ربّ کریم اور غفور و رحیم اُس کی لغزشوں کو اپنے عفو و کرم کی چادر میں ڈھانپ لیتا، اُسے پھر سے اپنے فضلوں کا وارث بنا دیتا اور اس کی حاجت روائی اور مشکل کشائی فرماتا ہے۔

جب بھی کسی انسان، خاندان اور قوم یا ملک پر کوئی مصیبت وارد ہوتی ہے تو استغفار، توبہ اور دُعا کے نتیجہ میں ربِ رحمٰن کی رحمت جوش میں آ جاتی ہے۔ مصائب و آلام کے بادل چھٹ جاتے اور دُکھ درد کے اندھیرے دُور ہو جاتے ہیں اور بظاہر ناممکن کام ممکنات میں بدل جاتے ہیں ؎

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے مرے فلسفیو زورِ دعا دیکھو تو

اللہ تعالیٰ کی شفقتوں اور رحمتوں کا اندازہ کرنا عاجز انسان کا کام نہیں وہ تو اِس قدر محبت اور کرمِ بے حساب کرنے والا آقا و مولیٰ ہے کہ خود ہی اپنے درماندہ و عاجز بندوں کو دُعا کی دعوت دیتا اور پھر خود ہی درد و سوز میں ڈوبی ہوئی دعاؤں کو سُنتا اور انہیں اپنے حضور قبولیت کا شرف بخشتا ہے۔ چنانچہ حق تعالیٰ جلّ شانہٗ اپنے کلام پاک میں یہ مژدہ جانفزا سُناتا ہے:-

(۱) وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ
(المؤمن ع۶)

اور تمہارا ربّ کہتا ہے مجھے پکارو میں تمہاری دُعا سنوں گا۔

(۲) اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۝
(البقرہ ع ۲۳)

جب دُعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔

ہر سچے مسلمان کا اِس بات پر ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ "الصَّمَد" (بے نیاز) اور غنی بھی ہے۔ وہ کسی کا محتاج نہیں بلکہ دنیا کی ہر چیز، ہر جاندار و بے جان اپنی بقاء و قیام اور رفع حاجات اور حیات کے لئے اُس حیّ و قیّوم کا محتاج ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے:-

یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَی اللّٰہِ ج وَاللّٰہُ ھُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ۝
(الفاطر ع۳)

کہ اے لوگو! تم اللہ کے محتاج ہو اور اللہ کسی کا محتاج نہیں بلکہ سب تعریفوں کا مالک ہے۔ (یعنی دوسروں کی حاجتیں پوری کرتا ہے)

پھر فرماتا ہے:-

قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِکُمْ رَبِّیْ لَوْلَا دُعَآؤُکُمْ
(الفرقان ع۶)

کہ (اے رسولؐ!) تو ان سے کہہ دے کہ میرا ربّ تمہاری پرواہ ہی کیا کرتا ہے اگر تمہاری طرف سے دعا (اور استغفار) نہ ہو۔

پس ہر صاحبِ ایمان و عرفان انسان کی ہمیشہ یہی پکار ہوتی ہے کہ:

رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ۝
(القصص ع۳)

اے میرے رب یقیناً میں تیری طرف سے نازل ہونے والی ہر بھلائی کا محتاج ہوں۔

عاجز انسان کا یہی کام ہے کہ وہ ہر لحظہ اپنے رب کے در کا سوالی بنا رہے، اُس کی رحمت و نصرت کا بھوکا رہے۔ عُسر و یُسر ہر حال میں دعا میں لگا رہے۔ کیونکہ ہمارے محبوب آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

تَرْکُ الدُّعَاءِ مَعْصِیَۃٌ

کہ دعا کو چھوڑ دینا گناہ اور نافرمانی ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:-

"اگر جُوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو خدا سے مانگو اور اگر نمک کی ضرورت پڑ جائے تو بھی خدا سے مانگو۔"
(ترمذی)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:-

"جو شخص خدا سے دعا نہیں کرتا خدا اُس پر غضبناک ہو جاتا ہے۔"

اِن ارشاداتِ ربّانی اور فرموداتِ رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ یوں تو ہر حال اور ہر وقت انسان کو دعا میں لگے رہنا چاہیئے کیونکہ جس طرح مچھلی بغیر پانی کے زندہ نہیں رہ سکتی اسی طرح مومن استمدادِ الٰہی اور دعا کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ لیکن بعض ایام ایسے ہوتے ہیں کہ اگر ان میں دُعا سے غفلت برتی جائے تو غضبِ الٰہی ٹھنڈا نہیں ہوتا اور انسان ہلاکت و تباہی سے بچ نہیں سکتا۔ اِس وقت ہمارے وطنِ عزیز پاکستان اپنی تاریخ کے بدترین بحران سے گزر رہا ہے۔ ملک کا امن و سکون درہم برہم ہو کر رہ گیا ہے اور وسیع پیمانے پر مالی و جانی نقصان ہو رہا ہے۔

ہمارے مقدس و محبوب آقا رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَانِ کہ وطن کی محبت ایمان کا جزو ہے۔ پس وطن کی خدمت کرنا اور اس کی ترقی، خوشحالی اور استحکام کے لئے سعی و عمل اور دعا کرنا ہمارا دینی فرض اور ہمارے ایمان کا تقاضا ہے چنانچہ سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ میں اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۵ مارچ ۱۹۷۷ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ میں اپنی جماعت کے احباب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ:-

"آج میں پھر تاکید کے ساتھ جماعت کو دعا کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ دوست دعا کریں اللہ تعالیٰ ساری دنیا کے انسان کے لئے بھلائی کے سامان پیدا کرے ... اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو لوگ پہچاننے لگیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت حاصل کرنے کی وہ توفیق حاصل کریں۔ پھر دعا کریں اپنے ملک کیلئے کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کے شر اور فساد سے اسے محفوظ رکھے اور اسکے استحکام کے سامان پیدا کرے اور پھر تیسرے نمبر پر دوست یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو ہر شر سے محفوظ رکھے اور جماعت کے کسی فرد سے بھی یہ غلطی نہ ہو کہ وہ کسی قسم کے شر اور فساد میں ملوّث ہو اور یہ بھول جائے کہ خدا نے اس کو کہا ہے کہ تجھے ہم نے نوعِ انسان کی بھلائی کے لئے پیدا کیا ہے انہیں دُکھ دینے، انہیں ستانے، انہیں تکلیف میں ڈالنے کے لئے پیدا نہیں کیا۔ پس اِن تین دعاؤں کے کرنے کی طرف اِس وقت میں توجہ دلانا چاہتا ہوں۔" (مطبوعہ الفضل ۱۷ رمئی ۱۹۷۷ء صا)

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اِن پُر آشوب ایام میں اپنے وطن کی سلامتی، استحکام، ترقی و خوشحالی اور ہر قسم کے فتنہ و فساد کے دُور ہونے کے لئے پُرسوز اور درد بھری خصوصی دعائیں کریں تا کہ اللہ ہماری عاجزانہ دعاؤں کو شرفِ قبولیت عطا فرما کر ہمارے ملک میں امن و امان اور خوشحالی کے سامان پیدا فرمائے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرالیون (مغربی افریقہ) میں تبلیغ اسلام

(مکرم مولوی حمید اللہ خان صاحب مبلغ مقیم سیرالیون)

سیرالیون کے دارالحکومت فری ٹاؤن میں ایک شو (SHOW) لگتا ہے۔ جو "Daily Mail Tradefare" کہلاتا ہے۔ اس Tradefare پر دُور و نزدیک سے ہزاروں کی تعداد میں لوگ آتے ہیں اور حکومت کے مختلف ادارے اور دوسرے پرائیویٹ ادارے اپنا اپنا سٹال لگاتے ہیں۔ امسال یہ شو ۲۹ مارچ تا ۲ اپریل ۱۹۷۷ء پانچ دن تک جاری رہا۔ گزشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی جماعت احمدیہ نے اس تجارتی میلے (Tradefare) پر اپنا تبلیغی سٹال لگایا۔ چونکہ یہ تبلیغ اور اشاعتِ اسلام کا ایک بہت عمدہ موقع ہوتا ہے۔ اس موقع سے پورا پورا فائدہ اٹھانے اور وسیع پیمانے پر اشاعت اسلام اور لٹریچر تقسیم کرنے کا جماعت احمدیہ نے پروگرام بنایا۔

مکرم امیر و مشنری انچارج صاحب کی زیرِ ہدایت امسال سٹال لگانے اور تجارتی میلے (Tradefare) کے دَوران سٹال پر تبلیغی کام اور جملہ امور سرانجام دینے کے لئے خاکسار حمید اللہ اور مکرم عبد العزیز صاحب ونیس کی ڈیوٹی لگائی گئی۔

احباب جماعت احمدیہ فری ٹاؤن نے اس سلسلہ میں ہر قسم کا تعاون فرمایا اور سٹال لگانے سے لے کر آخر تک تمام کاموں میں ہاتھ بٹایا۔ تجارتی میلہ (Tradefare) یہاں کی مشہور civic graund میں لگتا ہے۔ بڑے دروازے سے داخل ہوتے ہی سب سے پہلا سٹال ایک نمایاں جگہ پر جماعت احمدیہ کا سٹال تھا۔ ہم نے لاؤڈ سپیکر کا عمدہ انتظام کر لیا تھا اور اپنے سٹال کو تبلیغی نقطۂ نگاہ سے مفید بنانے کی پوری پوری کوشش کی۔

اس کے لئے اشاعت اسلام کے سلسلہ میں دنیا بھر میں ہماری کوششوں پر مشتمل تصاویر چسپاں کی گئیں اور قرآنی آیات اور الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو اسلام کی اشاعت اور اسلام کے عالمگیر غلبہ کی پیشگوئیوں پر مشتمل تھے چسپاں کئے گئے۔

مفت تقسیم لٹریچر کا عمدہ انتظام کیا گیا اور لاؤڈ سپیکر سے تبلیغِ اسلام کا پروگرام جاری رہا۔ بسا اوقات ہمارے فری ٹاؤن کے احمدی بھائی اپنی مقامی زبان میں تبلیغ کرتے۔ یہ پروگرام شو کے دَوران رات ۲ بجے تک جاری رکھا جاتا رہا۔

ہمارا سٹال خدا تعالیٰ کے فضل سے انتہائی عمدہ تھا جو شو کے دَوران آنے والے لوگوں اور زائرین کے لئے بہت زیادہ کشش کا باعث تھا۔

ہزاروں کی تعداد میں لوگ اسلام اور احمدیت کے بارہ میں سوالات کرنے آتے رہے۔ شام کے وقت سٹال پر اتنا زیادہ رش ہوتا رہا کہ ہمیں بسا اوقات سٹال کی جگہ باوجود وسیع ہونے کے تنگ محسوس ہوتی رہی۔ ایک ایک وقت میں سَو سَو اور ڈیڑھ ڈیڑھ سو افراد سوالات کے جوابات سُننے آتے رہے۔ وہ لمحات انتہائی ایمان افروز ہوتے تھے جب ہمارے سٹال سے عیسائیوں کے اسلام پر کئے گئے اعتراضات کے جوابات دیئے جا رہے ہوتے تھے۔

اِس دفعہ ہمارے سٹال کو یہ خصوصیت بھی حاصل تھی کہ پورے تجارتی میلے میں صرف ہمارا سٹال ہی تھا جو اسلام کی نمائندگی کر رہا تھا اسلئے خدا تعالیٰ نے یہ نادر موقع ہمیں عطا فرمایا کہ عیسائیوں کی طرف سے پیش کردہ اعتراضات کے جوابات ہمیں دینے کی توفیق ملی اور احمدیت کی تبلیغ کا بہت عمدہ موقع اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

شو کے دَوران صبح آٹھ بجے سے فری ٹاؤن کے مختلف سکولوں سے طلباء مع اپنے اساتذہ کے آتے رہے۔ اِس دَوران وہ ہمارے سٹال پر بھی آتے رہے۔ طلباء کے آتے ہی ہم اساتذہ سے کہہ دیتے کہ طلباء کو احمدیہ جماعت کا تعارف اور بعثت مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں ہم لیکچر دینا چاہتے ہیں۔ اساتذہ بڑی خوشی سے یہ تجویز منظور کر لیتے۔ اس پر ہم طلباء کو احمدیت کی تعلیم، اسلام کی اشاعت کے بارہ میں احمدیت کی کوششوں اور اسلام پر کئے گئے اعتراضات کے جوابات دینا شروع کر دیتے۔ چونکہ طلباء کی اکثریت عیسائی سکولوں سے تعلیم یافتہ ہوتی تھی اور ان میں زیادہ تر تھے بھی عیسائی سکولوں کے طلباء اسلئے ہمارا موضوعِ سخن عیسائیت ہی رہا۔ ہمارے سٹال پر ایک نمایاں تحریر یہ تھی :۔

"Jesus did not die on the cross"

حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔

اِس تحریر کو پڑھتے ہی طلباء اور ان کے اساتذہ بھی اس تحریر پر اعتراض شروع کر دیتے اور جوش میں آکر اپنے بیگوں سے بائیبل نکال لیتے کہ بتائیں کہاں لکھا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ چنانچہ جب ان کو بائیبل سے ہی صحیح تعلیم پیش کی جاتی اور ان کی غلط فہمیوں کو دُور کیا جاتا تو وہ مبہوت رہ جاتے اور انہیں خاموشی کے بغیر کوئی چارہ نہ رہتا۔

اِس دُوران اندازاً ۵ اسکولوں کے ہزاروں طلباء ہمارے سٹال پر آئے۔ اس کے علاوہ ہزاروں کی تعداد میں دوسرے لوگ آتے رہے۔

ہزاروں کی تعداد میں مفت لٹریچر تقسیم کیا گیا اور لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ احمدیت کی تعلیم اور اسلام پر کئے گئے اعتراضات کے جوابات دیئے جاتے رہے۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

امسال ہمارے سٹال کی چند نمایاں خصوصیات کی بنا پر ہمیں اپنے سیکشن میں پہلے انعام کا مستحق قرار دیا گیا۔

ہمارے اندازے کے مطابق دس سے پندرہ ہزار افراد کو (لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ) پیغامِ حق پہنچایا گیا۔ اس کے علاوہ ہزاروں افراد جو سٹال دیکھنے آتے وہ فوٹوز اور سٹال میں چسپاں کئے گئے چارٹروں سے احمدیت کی تعلیم اور احمدیہ جماعت کی اشاعتِ اسلام کے بارہ میں کوششوں کو دیکھتے اس طرح سے بھی ہزاروں افراد تک پیغامِ حق پہنچا۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

مُفت لٹریچر بھی ہزاروں کی تعداد میں تقسیم کیا گیا اور اسلامی کتب بھی فروخت کیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک ٭

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کو چاہیئے کہ وہ الفضل خود خرید کر پڑھیں۔ (مینجر)

حقوق العباد کی ادائیگی حقوق اللہ کی ادائیگی کیلئے آئینہ ہے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"خدا تعالےٰ چاہتا ہے کہ جب تک تم ایک وجود کی طرح بھائی بھائی نہ بن جاؤ گے اور آپس میں بمنزلہ اعضاء نہ ہو جاؤ گے تو فلاح نہ پاؤ گے۔ انسان کا جب بھائیوں سے معاملہ صاف نہیں تو خدا سے بھی نہیں۔ بے شک خدا تعالیٰ کا حق بڑا ہے مگر اس بات کو پہچاننے کا آئینہ کہ خدا کا حق ادا کیا جا رہا ہے یہ ہے کہ مخلوق کا حق بھی ادا کر رہا ہے یا نہیں۔ جو شخص اپنے بھائیوں سے معاملہ صاف نہیں رکھ سکتا وہ خدا سے بھی صاف نہیں رکھتا۔ یہ بات سہل نہیں، یہ مشکل بات ہے۔ سچی محبّت اَور چیز ہے اور منافقانہ اَور۔ دیکھو مومن کے مومن پر بڑے حقوق ہیں۔ جب وہ بیمار پڑے تو عیادت کو جائے اور جب مرے تو اس کے جنازہ پر جائے۔ ادنیٰ ادنیٰ باتوں پر جھگڑا نہ کرے بلکہ درگزر سے کام لے۔ خدا کا یہ منشاء نہیں کہ تم ایسے رہو۔ اگر سچی اخوّت نہیں تو جماعت تباہ ہو جائے گی۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ۱۰ صفحہ ۷۱)

اراکین انصار اللہ سے التماس ہے کہ وہ اپنی اپنی جگہ اپنا محاسبہ کریں اور دیکھیں کہ وہ کس حد تک حقوق العباد کی ادائیگی میں کوشاں ہیں۔

(قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ماہنامہ "تشحیذ الاذہان" کی تربیتی اور علمی خدمات سے فائدہ اٹھائیں

(مینیجر ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ مہمان خانہ مستورات، قسط ۱۱

جلسہ سالانہ کے دنوں میں مستورات کے قیام کے لئے جو مہمانخانہ زیر تعمیر ہے بعض مجبوریوں کے باعث چندہ دہندگان کے نام شائع نہیں کئے جا سکے تھے۔ اب دوبارہ یہ سلسلہ جاری کیا جا رہا ہے۔ اگر کسی کے حساب میں غلطی ہو تو اطلاع دیں۔ اس وقت تک جو آمد ہوئی ہے۔ اس سے بہت زیادہ خرچ ہو چکا ہے۔ بہنیں اس چندہ کی طرف توجہ کریں۔ جنہوں نے نہیں دیا وہ جلد اس چندہ میں شرکت کریں۔ جو دے چکی ہیں۔ وہ کچھ اور دیں۔ ۳۰؍اپریل اس چندہ کی کل آمد ۱،۵۹،۱۰۲-۸۲ ہوئی ہے۔

(خاکسار۔ مریم صدیقہ۔ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

مکرمہ عالم بی بی صاحبہ زوجہ عطا محمد صاحب دار الرحمت شرقی ربوہ	۱۰/-
" امۃ الحمید صاحبہ " ٹھیکیدار شریف صاحب " "	۳۰/-
" حمیدہ غفور صاحبہ دار الرحمت شرقی "	۲۰/-
" گل بانو صاحبہ " "	۱۸/-
" منصورہ باہری صاحبہ از طرف والد صاحب و برادر " "	۱۰/-
" مبارکہ صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب " "	۲۰/-
" سکینہ صاحبہ اہلیہ فیروز دین صاحب دار الرحمت غربی الف "	۱۰/-
" امتیاز نرگس صاحبہ اہلیہ عبد المومن صاحب " "	۵۰/-
" خدیجہ صاحبہ " ملک دوست محمد صاحب " "	۱۰/-
" اقبال صاحب و شاہدہ صاحبہ " "	۱۰/-
" ذکیہ صاحبہ اہلیہ سلیم احمد صاحب " "	۱۰/-
" منصورہ صاحبہ " ڈاکٹر منصور احمد صاحب " "	۲۰/-
" کلثوم صاحبہ " مجید احمد صاحب " "	۱۰/-
" مسرت صاحبہ " غلام سرور صاحب " "	۵۰/-
" امۃ الحفیظ صاحبہ " شیخ برکت علی صاحب " "	۱۰/-
" بشیراں صاحبہ " کرم دین صاحب " "	۱۰/-
" مہتاب صاحبہ " مستری علم دین صاحب " "	۲۰/-
" طاہرہ تسلیم صاحبہ بنت " " "	۱۰/-
" رحمت بی بی صاحبہ اہلیہ احمد دین صاحب " "	۱۰/-
" امۃ القیوم صاحبہ " شریف احمد صاحب " "	۱۰/-
" بشریٰ صاحبہ " بشیر احمد صاحب " "	۱۰/-
" آمنہ خاتون صاحبہ " نذیر احمد مبشر صاحب " "	۲۵/-
" امۃ العزیز صاحبہ " شیخ محب الرحمٰن صاحب دار العلوم شرقی "	۱۰۰/-
" اہلیہ صاحبہ میجر منظور الحسن صاحب " "	۵۰/-
" نذیر بیگم صاحبہ اہلیہ منیر احمد صاحب مرحوم " "	۱۰/-
" اقبال بیگم صاحبہ " چوہدری غلام نبی صاحب " "	۱۰/-
" فاطمہ بیگم صاحبہ " عبد الحمید صاحب " "	۱۰/-
" سعیدہ بیگم صاحبہ " آفتاب احمد صاحب دار الیمن ملحقہ "	۱۰۰/-
" سکینہ بیگم صاحبہ " منظور احمد صاحب " "	۱۰/-
" سعیدہ بیگم صاحبہ " ابو الفضل صاحب دار الرحمت وسطی ۲ "	۳۰/-
" نسیم بیگم صاحبہ " چوہدری فتح محمد صاحب " "	۴۰/-
" رشیدہ بیگم صاحبہ بیوہ اللہ رکھا صاحب " "	۱۰/-
" شمیم مسرت صاحبہ " "	۲۵/-
" امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ عبد الرفیق صاحب " "	۱۰۰/-
" عمر بی بی صاحبہ " اللہ لوک صاحب " "	۲۰/-
" فرحت افزا صاحبہ " نذیر احمد صاحب اسحٰق " "	۱۵/-
" امۃ المجید صاحبہ " منظور احمد صاحب " "	۲۰/-
" نصرت اللہ صاحبہ " ڈاکٹر عطا محمد صاحب " "	۱۰/-
" مبشرہ فرحت صاحبہ بنت ملک محمد اسحٰق صاحب " "	۱۰/-
" نصرت جہاں صاحبہ اہلیہ محبوب عالم صاحب خالد " "	۴۰/-

مکرمہ امۃ الکریم بٹ صاحبہ اہلیہ شیخ منظور احمد صاحب دار الرحمت وسطی ربوہ ۲	۵۰/-
" فتح بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی احمد خان صاحب نسیم " "	۱۰/-
" نسیم صاحبہ و پروین صاحبہ دختران محمد صدیق صاحب " "	۱۰/-
" نسیم بیگم صاحبہ اہلیہ عبد المالک صاحب " "	۱۰/-
" سلیمہ بیگم صاحبہ " محمد دین صاحب " "	۱۰/-
" صدیقہ بیگم صاحبہ " محمد شفیق صاحب " "	۵۰/-
" امۃ العزیز صاحبہ " بشیر احمد " "	۵۰/-
" شہناز تنویر صاحبہ " ڈاکٹر منیر احمد صاحب دار الصدر جنوبی "	۱۵/-
" ناصرہ صاحبہ بنت محمد اسماعیل صاحب منیر " "	۱۰/-
" نعیم صاحبہ اہلیہ حمید احمد صاحب خالد " "	۱۰/-
" ناصرہ بیگم صاحبہ " چوہدری منور احمد صاحب " "	۲۰/-
" فرخ خانم صاحبہ " بشیر شاہ صاحب " "	۱۵/-
" شمیم سلطانہ شفیق " نفیر احمد خان صاحب " "	۱۰/-
" صفیہ صاحبہ اہلیہ حوالدار بشیر صاحب " "	۱۰/-
" مبارکہ صاحبہ " حکیم محمد عمر صاحب " "	۲۰/-
" بیگم صاحبہ صاحبزادہ ڈاکٹر منور احمد صاحب دار الصدر شمالی "	۱۰۰/-
" " چوہدری محمد اسلم صاحب " "	۳۰/-
" " قربان علی صاحب " "	۱۰/-
" " چوہدری شریف احمد صاحب " "	۱۵/-
" " میجر عارف زمان صاحب " "	۵۰/-
" " ڈاکٹر مصدق حسین شاہ صاحب " "	۱۰/-
" " بشیر احمد صاحب " "	۲۵/-
" " میجر حمید کلیم صاحب " "	۵۰/-
" " قاضی محمد امین صاحب " "	۱۰/-
" والدہ صاحبہ احسان الحق صاحب " "	۱۰۰/-
" " شیخ عبد الخالق صاحب " "	۱۵/-
" محمودہ ثروت صاحبہ " "	۲۵/-
" اہلیہ صاحبہ چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب " "	۱۰۰/-
" بدر النساء صاحبہ اہلیہ محمد ابراہیم صاحب " "	۱۰/-
" بیگم صاحبہ مرزا منصور احمد صاحب " "	۳۰۰/-
" " ڈاکٹر مغفور احمد صاحب " "	۵۰/-
" غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ محمد انور صاحب دار الرحمت غربی الف ربوہ	۱۰/-
لجنہ اماء اللہ دار الرحمت شرقی ۲ "	۳۵/-
" غربی الف "	۲۰/-
" دار العلوم شرقی "	۳۵/-
" دار الیمن ۱ "	۱۳/-
" دار الرحمت وسطی ۲ "	۴۰/-
" دار الصدر جنوبی "	۵۵/-
" شمالی "	۱۵/-
میزان:	۲۶۰۶/-
سابقہ وصولی:	۳۷۴۹۷/-
	۴۰۱۰۳/-

مرکزی امتحانات خدام

امسال خدام الاحمدیہ کے مرکزی امتحانات ۱۳؍جون اور ۱۵؍جون کو ہو رہے ہیں خدام اس کے لئے مکمل تیاری کریں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مطالعہ کتب

ماہ ہجرت/مئی میں خدام کے مطالعہ کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "توضیح مرام" مقرر کی گئی ہے قائدین کرام خدام سے اس کا مطالعہ کرائیں اور مرکز کو مطلع فرمائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

گمشدہ گھڑی

میری گھڑی جمعرات کے دن ڈگری کالج کے ٹیوب ویل کے قریب گر گئی جن صاحب کو ملی ہو وہ مہربانی فرما کر مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔

(طارق احمد محلہ دار العلوم غربی حلقہ مسجد صادق ربوہ)

درخواست ہائے دعا

میرا بھتیجا عزیزم عبد الحلیم انسپکٹر پولیس کی ٹانگ اور بازو کی ہڈی کار کھڈ میں گر جانے سے ٹوٹ گئی ہے۔ ملٹری ہسپتال راولپنڈی میں زیر علاج ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ (عبد الرحمان۔ باغبانپورہ۔ لاہور)

میرے ابا جان کی آنکھ میں سفیدکا پڑ لگا ہے جس کی وجہ سے تکلیف بہت زیادہ ہے نیز میری بھابھی صاحبہ بھی بیمار ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے آمین!

(بشریٰ دار الیمن غربی۔ ربوہ)

مکرم شیخ عبد القادر صاحب خادم نائب پریذیڈنٹ حلقہ مسجد فضل لائلپور کا ۱۰؍مئی کو النور ہسپتال میں انتڑیوں کا اپریشن ہوا ہے بظاہر خدا تعالیٰ کے فضل سے اپریشن کامیاب رہا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے اور ہر تکلیف سے محفوظ رکھے۔ آمین!

(حافظ محمد اکرم حفیظ نائب ضلعوار کلرک مسجد احمدیہ لائلپور)

خاکسار کا چچا زاد بھائی مکرم عبد الرشید صاحب فاروقی کو سکوٹر سے گر جانے کی وجہ سے کافی چوٹیں آئی ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے جلد صحت یاب کر دے۔ آمین۔

(ولی الرحمٰن سنوری کارکن حدیقۃ المبشرین ربوہ)

دانتوں کی حفاظت کا رسالہ
۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیے!
کیور ہیٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
ربوہ: فون ۶۰۶/۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ مہمان خانہ مستورات برائے جلسہ سالانہ

(حضرت سیّدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

جیسا کہ پہلے بھی اعلان کیا جا چکا ہے جلسہ سالانہ کے موقع پر مستورات کے قیام کے لئے مہمان خانہ تعمیر ہو رہا ہے۔ ۷ مئی تک اس میں کل آمد ۱,۵۹,۴۲۱ روپے ۸۲ پیسے ہوئی ہے۔ خرچ سوا دو لاکھ روپے سے زائد ہو چکا ہے اور ابھی اور ہونا ہے۔ تمام صاحبِ حیثیت بہنوں اور لجنات کی خدمت میں عرض ہے کہ اس مد میں جلد از جلد حصہ لیں کہیں ایسا نہ ہو کہ روپے کی کمی کے باعث کام بند کرنا پڑے۔ جہاں لجنات قائم نہیں وہ اپنا چندہ براہِ راست دفتر لجنہ کو بھجوا سکتی ہیں جہاں لجنات قائم ہیں وہ اس چندہ کی وصولی کا بہتر انتظام کریں۔ اس میں چندہ دے کر آپ سلسلہ کی ایک اہم ضرورت کو پورا کریں گی اور جلسہ سالانہ پر آنے والی بہنیں زیادہ سہولت کے ساتھ رہائش اختیار کریں گی۔

بیرونِ ربوہ کی ناصرات الاحمدیہ کا امتحان ۲۹ مئی کو ہوگا

ناصرات الاحمدیہ بیرونِ ربوہ کا سالانہ مرکزی امتحان لائحہ عمل میں درج شدہ تاریخ کے مطابق مئی کے آخری اتوار ۲۹ مئی کو ہوگا، انشاء اللہ۔ راہِ ایمان اور نصاب کی دوسری کتب دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ سے طلب فرماویں اور تیاری کریں۔ نصاب حسبِ ذیل ہے:۔

معیار اوّل (عمر ۱۴، ۱۵ سال):۔ تاریخ لجنہ جلد اوّل صفحہ ۲۷ تا صفحہ ۵۱۔ راہِ ایمان نصف آخر صفحہ ۶۲ سے۔ کتاب سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام مکمل۔ یاد رکھنے کی باتیں پورا کتابچہ۔ قرآن کریم کا چھٹا سیپارہ نصف آخر باترجمہ۔

معیار دوم (عمر ۱۱، ۱۲، ۱۳ سال):۔ راہِ ایمان حصہ اوّل صفحہ ۶۰ تک۔ ہمارا رسولؐ پورا کتابچہ۔ سورۃ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات کا اردو ترجمہ۔ یاد رکھنے کی باتیں نصف اوّل صفحہ ۱۳ تک۔

مندرجہ ذیل احادیث مع ترجمہ:۔

(۱) اَلدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ: نیکی پر آگاہ کرنے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔

(۲) اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ: جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہوتا ہے

(۳) اَلْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ: حکمت مومن کی گمشدہ چیز ہے۔

معیار سوم (عمر ۱۰ یا تقریباً ۱۰ سال):۔ کامیابی کی راہیں حصہ اوّل پوری۔ یاد رکھنے کی باتیں پہلے دس صفحات۔

۲ احادیث مع ترجمہ:۔

(۱) اَلنَّظَافَةُ مِنَ الْاِيْمَانِ: صفائی ایمان کا حصہ ہے۔

(۲) اَلْمَجَالِسُ بِالْاَمَانَةِ: مجلسیں امانتوں کے ساتھ ہیں۔

معیار سوم کی بچیاں عمر ۸، ۹ سال مقامی طور پر "دینی معلومات" بطرز سوال و جواب کا زبانی یا تحریری جیسا مناسب ہو امتحان دیں۔ پاس ہونے والی ناصرات کے صرف نام اور نمبر مرکز کو بھیجے جائیں سندات ارسال کر دی جائیں گی۔ دس سال تک کی ناصرات کے تحریری پرچے مرکز سے بھیجے جا چکے ہیں جن لجنات کو پرچے نہ ملیں وہ خط لکھ کر دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ سے بھجوا لیں۔ حل شدہ پرچے مرکز کو حسبِ سابق بھیج دئے جائیں۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

قائدین کرام تدریجی بجٹ کے مطابق وصولی کی کوشش کریں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کی رحلت (بقیہ صفحہ اوّل)

آپ کو اللہ تعالیٰ نے یہ خصوصیت بھی عطا فرمائی تھی کہ آپ نہایت پاکیزہ ادبی ذوق رکھتی تھیں آپ کا منظوم کلام نہایت لطیف اور سراسر روحانیت سے لبریز ہونے کے ساتھ ساتھ نہایت بلند ادبی شان کا بھی حامل ہے۔ نظم کی طرح نثر میں بھی آپ کی ایک مخصوص اور منفرد طرزِ نگارش تھی۔ آپ کی زبان نہایت نفیس، پاکیزہ، شگفتہ اور سوز و گداز اور روحانیت سے معمور تھی جو درحقیقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پُرسوز دعاؤں کا اثر اور حضرت اماں جان نور اللہ مرقدہا کی حُسنِ تربیت کا فیض تھا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی پیشگوئی اور بشارت کے مطابق ہر طرح کی دینی اور دنیوی برکات سے مالا مال کیا۔ آپ کو ایسا شوہر عطا فرمایا جو دنیوی عزّت و وجاہت کے علاوہ نہایت درجہ پرہیزگار، متقی، مخلص، شفیق اور دین کے لئے اپنا سب کچھ قربان کرنے والا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دو صاحبزادے محترم نواب محمد احمد خان صاحب اور محترم نواب مسعود احمد خان صاحب عطا فرمائے۔ آپ کی بڑی صاحبزادی حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی (حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ) ہیں۔ دوسری صاحبزادی محترمہ سیدہ محمودہ بیگم صاحبہ محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی اہلیہ اور تیسری صاحبزادی محترمہ آصفہ مسعودہ بیگم صاحبہ محترم ڈاکٹر کرنل صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب کی اہلیہ ہیں۔ اس اولاد سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو کثیر تعداد میں پوتے پوتیاں، نواسے نواسیاں اور آگے بھی ان کی اولاد عطا فرمائی۔

ادارۂ الفضل اس عظیم جماعتی سانحہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی (حرم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ) کی خدمت میں نیز آپ کی چھوٹی ہمشیرہ حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا اور آپ کے صاحبزادگان، صاحبزادیوں اور دیگر تمام افرادِ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور افرادِ خاندان حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ کی خدمت میں اور تمام احبابِ جماعت احمدیہ سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہے کہ وہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے کر اپنے قُربِ خاص سے نوازے، آپ کے درجات کو بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے اور آپ کے جملہ لواحقین، عزیزوں اور افرادِ جماعت کا ہر رنگ میں حافظ و ناصر ہو۔ آمین

اعلانِ نکاح

میرے محترم بھائی مکرم عبدالقدیر صاحب فیاض سندھی ابن غلام محمد صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا نکاح بعوض مبلغ -/۲۵۰۰ روپے حق مہر محترمہ امۃ الباسط صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب اوورسیئر واقفِ زندگی فیکٹری ایریا ربوہ کے ہمراہ از راہِ شفقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۱۸ مئی ۱۹۷۷ء بروز بدھ بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

(خاکسار عبدالباسط طارق بٹ مہدی محلہ گوجرہ)

ضروری اطلاع

کل مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۷۷ء کا الفضل "خلافت نمبر" ہوگا اور اس کی قیمت ۷۵ پیسے فی پرچہ ہوگی۔ خریداران و ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

مفت جنتری ۱۹۷۷ء مفید طبی معلومات کے ساتھ خط لکھ کر طلب کریں منیجر ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ